رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۷
یوم شنبہ
قیمت سالانہ ۱۸ روپے | ماہوار ۱/۸ روپیہ
جلد ۳۵ | ۶ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ھش | ۲۰ شوال ۱۳۶۶ھ | ۶ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۶

مدینۃ المسیح

۵ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

دونوں حکومتوں کی ذمہ واری اور عوام کا فرض

ہندوستان کے چالیس کروڑ باشندے آزادی جیسی نعمت حاصل کر چکے ہیں۔ اُس وقت میں جب وہ محکوم تھے۔ اور اِس وقت میں کہ جب وہ آزاد و خود مختار ہیں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلے وہ غیروں کے دست نگر تھے۔ اور اب اپنی قسمت کے آپ مالک ہیں۔ پہلے ان کے اپنے ملک میں غیروں کو ان پر فوقیت حاصل تھی۔ اور آج اس سرزمین میں کسی غیر کو ان پر فوقیت حاصل نہیں۔ کس قدر خوشکن اور اہم انقلاب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ غلامی سے آزادی بدرجہا بہتر ہے۔ اور اسی لئے آزادی کا دور مبارک دور ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ آزادی اسی وقت تک ملک اور قوم کے لئے باعث رحمت ہوسکتی ہے۔ کہ جب اس کے نتیجے میں عوام کو بے فکری اور فارغ البالی نصیب ہو۔ امن و امان اور شہری حقوق کی حفاظت کا انتظام پہلے کی نسبت زیادہ بہتر اور عمدہ ہو۔

لیکن آزادی ملنے کے معاً بعد جو حالات رونما ہوئے ہیں۔ وہ کچھ اس کے خلاف ہی ہیں۔ اگرچہ یہ ناسا عد حالات صرف عارضی ہیں۔ جو پبلک میں سے ایک حصے کی کوتاہ اندیشی اور کج فہمی سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن یہ نئی قائم شدہ حکومتوں کی ذمہ واریوں کو بہت بڑھا دیتے ہیں۔ بالخصوص اس حال میں جبکہ برٹش پارلیمنٹ کے حزب مخالف کے ممبران اعلان کرتے رہے ہیں۔ کہ باہمی بغض و عناد کے باعث ہندوستان کے باشندے حکومت کے بار کو سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ چنانچہ ان کے اس رویہ پر برطانوی دار العوام اور دار الامراء کی وہ بحثیں جو دسمبر ۱۹۴۶ء میں ہوئی تھیں گواہ ہیں۔ ان بحثوں میں ان خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ جس طریق اور جس رفتار سے برطانوی حکومت ہندوستان کو آزاد کرنے کے سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے۔ اس سے خطرہ ہے کہ ہندوستان دنگا و فساد کی آگ میں کود پڑے گا۔

حزب مخالف کے لیڈر نے کلکتہ اور بہار کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ جو کچھ مستقبل میں پیش آنے والا ہے۔ اس کے حق میں یہ فسادات شکل اس ذائقے کے ہیں۔ جو قبل از وقت چکھا جاتا ہے اور ہوسکتا ہے۔ کہ یہ بارش کے وہ ابتدائی قطرے ثابت ہوں۔ جو طوفان بلا خیز کی آمد پر دلالت کرتے ہیں (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۴ر دسمبر ۱۹۴۶ء) اسی طرح دار الامراء میں ہندوستان کے ایک سابق وائسرائے نے کہا کہ ہندوستان کو اختیارات سونپنے کے لئے ایک ایسی مضبوط حکومت کا قیام ضروری ہے۔ جس کو ہر ایک کا اعتماد حاصل ہو۔ لیکن ایسی حکومت کو عالم وجود میں لانے کے لئے ہم کو خود ہندوستانیوں کے مفاد کی خاطر ابھی ایک لمبے عرصہ تک ہندوستان میں رہنا پڑے گا۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۸ر دسمبر ۱۹۴۶ء)

ان کا یہ کہنا اپنے قبضہ و اقتدار کو برقرار رکھنے کا ایک بہانہ تھا یا حقیقت۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ یہ وہ جانیں یا ان کی نیت۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ ہماری شومئی قسمت سے آزادی ملنے کے بعد ملک کے بعض حصوں کی فضا کچھ ایسی مکدر ہوئی ہے۔ کہ ہم اغیار کا مونہہ بند کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ہوا برا ہوا ہے اور قابل مذمت ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آزادی کا عوام پر کوئی خوشگوار اثر ظاہر ہوتا تا دنیا پر یہ واضح کیا جاسکتا کہ ہماری آزادی کو التوا میں ڈالنے والوں کی قیاس آرائیاں بے بنیاد تھیں لیکن ہوا اس کے برعکس۔

بہرحال یہ امر خوشکن ہے کہ اب دونوں حکومتوں کے ذمہ وار حکام اور لیڈر ایک دوسرے کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کر کے ان کے کلی انسداد کی تدابیر سوچ رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں نہایت اہم اقدامات کر رہے ہیں۔ اغیار کی قبل از وقت تنبیہہ کے پیش نظر دونوں حکومتوں کے باشندوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہوش میں آئیں۔ اور اس قسم کی حرکات سے باز آجائیں۔ جو ملک اور قوم کو بدنام کرنے کا موجب ہو رہی ہیں۔ اقلیتوں کو بھی اور اکثریتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حکومتوں کے ساتھ کامل تعاون کر کے تلافی مافات کا ثبوت پیش کریں۔ اور دنیا کو بتا دیں کہ ہندوستان کے باشندے حکومت کے اسی طرح اہل ہیں۔ جس طرح کہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

دلیری اور شجاعت کا مدار ایمان پر ہے

(از سلیمہ بیگم صاحبہ قادیان)

یہ ایک عام خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ مرد بہادر اور عورتیں بزدل ہوتی ہیں۔ لیکن بہادری کو مردوں کے ساتھ ہی مخصوص کرنا حقیقت سے مُنہ پھیرنے کے مترادف ہے۔ مردوں میں بزدل بھی ہوتے ہیں۔ اور دلیر بھی۔ اسی طرح اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ عورتیں سب کی سب بزدل نہیں ہوتیں۔ ان میں بھی بعض بزدل اور بعض دلیر ہوتی ہیں۔ اگر سارے کے سارے مرد بوجہ قدرتی طور پر قوی الجثہ ہونے کے بہادر ہوتے۔ تو پھر کہا جاسکتا تھا۔ کہ دلیری و شجاعت ان کا ہی حصہ ہے۔ لیکن یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ مرد سو فی صدی بہادر نہیں ہوتے۔ بہادری قوت کے ساتھ ہی وابستہ نہیں۔ بلکہ اس کا مدار کسی اور چیز پر بھی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر اصل مدار شجاعت کیا ہے؟ ہمیں کسی اور سے مطلب نہیں مسلمانوں کے نزدیک تو تہور و مردانگی اور ہمت و شجاعت کا مدار ایمان پر ہے۔ چنانچہ مومن کے جملہ اوصاف میں سے ایک وصف یہ ہے کہ وہ بہادر ہوتا ہے۔ ہمارے اسلاف کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ اسلام کی تمام تر فتوحات قوت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ ایمان کے ذریعہ سے ہی ظہور میں آئی تھیں۔ یہ جوشِ ایمان نہیں تھا۔ تو اور کیا تھا کہ جنگ بدر میں دو چھوٹے چھوٹے بچوں نے کفار کے نامور سردار ابوجہل کو جو شجاعت اور دلیری میں یکتائے روزگار مانا جاتا تھا۔ آن کی آن میں مار گرایا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ۳۱۳ اصحاب جو سامانِ حرب سے تہیدست اور دیگر دنیوی وسائل سے عاری تھے۔ ساز و سامان اور قوت پر گھمنڈ کرنے والے ایک ہزار کفار پر بھاری ثابت ہوئے۔ ایمان کی پختگی موت کے ڈر سے نجات بخشتی ہے۔ اور موت کے خوف کا معدوم ہونا دلیری اور شجاعت کی افزائش کا سب سے بڑا سبب ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایمان صرف مردوں ہی کا حصہ نہیں۔

عورتیں بھی اس میں اسی طرح شریک ہیں۔ جس طرح کہ مرد۔ چنانچہ اسلامی تاریخ جس طرح مردوں کے کارہائے نمایاں کے ذکر سے بھری پڑی ہے۔ اسی طرح وہ مسلمان عورتوں کی بہادری اور شجاعت پر بھی گواہ ہے۔ ان تمام واقعات کو جو عورتوں کی شجاعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں دہرانا ممکن نہیں۔ ایک واقعہ اس لئے پیش کئے دیتی ہوں۔ تا یہ حقیقت واضح ہو جائے۔ کہ پختگی ایمان شجاعت کا اصل موجب ہے نہ کہ صرف قوت اور طاقت۔

جنگِ احد کی ان نازک ترین گھڑیوں کو یاد کیجیے کہ جب مسلمان اپنی ایک غلطی کی وجہ سے چاروں طرف سے نرغے میں پھنس گئے تھے۔ اور ان کی جمعیت منتشر ہو گئی تھی۔ صحابہ کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد جمع ہو کر پروانوں کی طرح جان نثار کر رہے تھے۔ اس وقت جس جان نثاری کا ثبوت صحابہ نے دیا۔ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن پھر بھی دشمن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جا پہنچا۔ اس وقت ان مسلمان عورتوں میں سے جو کمال تندہی اور جانفشانی سے میدانِ جنگ میں صحابہ کو پانی پلانے اور زخمیوں کی خبر گیری کرنے کے سلسلے میں اہم خدمات انجام دے رہی تھیں۔ ایک خاتون جن کا نام امّ عمّارہ تھا۔ ہاتھ میں تلوار لے کر مارتی کاٹتی دشمنوں کے بیچ میں سے ہوتی ہوئی حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچ گئیں۔ جب وہ وہاں پہنچیں تو اس وقت عبداللہ بن قمیئة حضورؐ پر وار کرنے کے لئے آگے بڑھ رہا تھا۔ اس بہادر اور دلیر خاتون نے جھٹ آگے بڑھ کر وہ وار اپنے اوپر لے لیا۔ اور پھر خود بھی تلوار تول کر اس پر ایک وار کیا۔ وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس لئے بچ رہا۔ لیکن اس خاتون نے یہ ثابت کر دکھایا۔ کہ عورتیں بھی اپنے آقا پر اسی طرح جان قربان کرنے کو تیار تھیں۔ جس طرح کہ مرد کر رہے تھے۔ لیکن رسول خداؐ کے حکم کی تعمیل میں پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ کیونکہ وہ اس سے روگردانی کر کے حکم عدولی کی مرتکب ہونا نہ چاہتی تھیں۔

یہ تو تھا مسلمان عورتوں کی ہمت و شجاعت کا ایک واقعہ جو بطور مثال پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ صبر و استقلال اور مصائب جھیلنے کی قوتِ برداشت بھی ملاحظہ ہو۔ جنگِ احد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب شہید ہو گئے۔ ہندہ زوجہ ابوسفیان نے ان کی نعش کی بے حرمتی کی اور شکل و صورت کو بگاڑ دیا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نعش کی یہ بے حرمتی دیکھی۔ تو آپؐ کو بہت افسوس ہوا۔ اور آپؐ بے خود سے ہو کر رہ گئے۔ حضرت صفیہ بن عبد المطلب کو اپنے بھائی حضرت حمزہؓ سے بہت محبت تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے بیٹے زبیر بن العوام سے فرمایا کہ اپنی والدہ کو ماموں کی نعش نہ دکھانا۔ لیکن بعد میں حضرت صفیہ نے نعش دیکھنے پر اصرار کیا۔ اور وعدہ کیا کہ میں صبر سے کام لوں گی۔ اور زبان سے کسی قسم کے غم و غصہ کا اظہار نہ کرونگی۔ چنانچہ وہ گئیں اور اپنے عزیز ترین بھائی کی نعش کو بگڑی ہوئی حالت میں دیکھ کر حسب وعدہ ایک لفظ زبان پر نہ لائیں۔ کمال ضبط سے کام لیا۔ اور صرف انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر خاموش ہو گئیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک مثال قائم کر گئیں۔ کہ مصائب کے وقت مسلمان عورتوں کو کس صبر اور تحمل کا ثبوت دینا چاہیئے۔

یہ تمام واقعات آئینہ دار ہیں ان بلند پایہ صفات کے جو ایمان اور اخلاق کی بدولت نہ صرف مردوں بلکہ مسلمان عورتوں میں بھی پیدا ہو گئی تھیں۔ اور خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی عورتوں میں آج بھی ہیں۔ اگر بفرضِ محال چند عورتوں میں کمزوری پائی بھی جاتی ہے۔ تو وہ بھی ایمان کی کمزوری کے باعث نہیں ہے۔ بلکہ غیر تمدن کے بد اثرات اور عجمی رسم و رواج کی وجہ سے ہے۔ ہماری ایسی بہنوں کو (خواہ وہ کتنی ہی قلیل تعداد میں کیوں نہ ہوں) چاہیئے کہ وہ غیر اسلامی رسم و رواج اور ان کے بد اثرات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اور اپنے ایمان کو چٹانوں کی طرح مضبوط کریں تا شجاعت و بہادری اور صبر و تحمل ان میں خود بخود پیدا ہو جائے۔ اگر واقعی اسلام اور احمدیت میں ہمارا ایمان پختہ ہے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ جو ہم کو مرعوب کر سکے۔ شجاعت اور صبر و تحمل کو شعار بنانا عورتوں میں سب سے زیادہ آسان ہے۔ تو ہمارے لئے ہے۔ کیونکہ ہمارے دل زندہ یقین اور زندہ ایمان سے لبریز ہیں۔ خداتعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹلا سکتی۔ اس زندہ حقیقت کا احساس ہماری ہمتوں کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ہم کو ہر قربانی پیش کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اے خدا تو ہم کو صحابیات رضی اللہ عنہن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخش۔ تا قرونِ اولیٰ کی مسلمان عورتوں کے کارنامے دنیا میں پھر زندہ ہو جائیں۔ اور آنے والے

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

(۱) ستمبر ۱۹۰۲ء۔ فرمایا۔ "خداتعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے۔ اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے۔ میں اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں۔ جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۰)

(۲) ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ فرمایا "آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا۔ اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَار"۔ ترجمہ:۔ میں ان تمام کی جو دار میں ہیں۔ حفاظت کروں گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو تکبر سے بڑے بنتے ہیں۔

(۳) ۱۸؍ اکتوبر۔ فرمایا۔ کہ آج کوئی پہر رات باقی ہوگی۔ کہ الہام ہوا۔ اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ عِنْدِیْ مُعَالَجَاتٌ۔ ترجمہ:۔ میں ہر ایک کی جو دار میں ہے۔ حفاظت کروں گا۔ اور اسے لوگوں کے لئے آیت بناؤں گا۔ اور ہماری طرف سے رحمت ہوگی۔ اور یہ بات اٹل ہے۔ تمام معالجات میرے پاس ہیں۔ اور یہ بھی الہام ہوا۔ مگر اصل الفاظ یاد نہیں کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔

(بدر ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

جنگ احزاب کے سبق آموز واقعات

(مکرم جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل)

(۲)

لشکر کفار کی آمد آمد کی خبر پاتے ہی ہمارے سید و مولا صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلمانان مدینہ کا تین ہزار کا ایک لشکر جو لشکر کفار کے ⅕ حصہ کے قریب قریب تھا۔ شہر سے باہر لائے۔ اور یہ لشکر خندق اور شہر کے درمیان سلع پہاڑی کو پشت پناہ بناتے ہوئے دشمن کے بالمقابل آکر ڈٹ گیا۔ شہر کی تمام اطراف کے چپہ چپہ کا آپ نے جائزہ لے رکھا تھا۔ اس لئے آپ نے صحابہ کرام کو مختلف دستوں میں تقسیم کرکے شہر کی ہر ایسی جگہ پر جہاں سے دشمن کے اندر داخل ہو جانے کا امکان تھا۔ ایک ایک دستہ متعین فرما دیا۔ گویا شہر کی حفاظت کے لئے جگہ بہ جگہ حفاظتی چوکیاں بن گئیں آپ نے صحابہ کرام کو اس امر کی سخت تاکید فرمائی کہ کوئی پہرہ دار کسی وقت خواہ رات ہو یا دن سست اور غافل نہ ہونے پائے۔ ادہر لشکر کفار نے بھی مسلمانوں کے اس زبردست انتظام کو درہم برہم کرنے کے لئے شہر کے کمزور حصوں اور خندق کی ایسی تنگ جگہوں سے جنہیں آسانی سے ایک گھوڑ سوار پھاند سکے۔ فائدہ اٹھانے کی نیت سے سارے شہر کا محاصرہ کر لیا شہر کی اندرونی حالت بھی تسلی بخش نہ تھی۔ کیونکہ بیرونی دشمن کے علاوہ خود شہر میں دو خطرناک دشمن گروہ بھی موجود تھے۔ ایک دشمن گروہ منافقین کا تھا۔ اور دوسرا یہودی قبیلہ بنو قریظہ تھا جو منافقین گو بظاہر مخالف نہ تھے۔ لیکن اندرونی طور پر مسلمانوں کے بدترین دشمن تھے۔ اسلئے انکا کام یہ تھا۔ کہ خیر خواہی کے پردے میں شہر کے باشندوں میں ہر وقت خوف و ہراس طاری رکھنے کی نیت سے مختلف قسم کی افواہیں اڑاتے اور بعض کذاب اخباری نمائندوں کی طرح گپ شپیں چھوڑتے رہتے تھے۔ اور اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے وہ مسلمانوں میں بدنظمی اور ان کے افکار میں انتشار پیدا کرنے کی نیت سے نظام اسلامی پر تلبیسانہ نکتہ چینی جاری رکھتے تھے۔ بنو قریظہ بظاہر مسلمانوں کا معاہد تھا۔ اور امن کمیٹی کا ممبر بنا ہوا تھا۔ لیکن اس بد عہد فاسق اور مغضوب گروہ کا کوئی اعتبار نہ تھا۔ بلکہ ہر وقت یہ خدشہ تھا۔ کہ کہیں بے پیندے لوٹے کی طرح دوسری طرف ڈھلک جائے۔ اور بد عہدی کرکے مسلمانوں کے دشمنوں سے مل جائے۔ مسلمانوں پر یہ سب حالات روشن تھے۔ لیکن امن پسند ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبانہ روز نیک تربیت کی وجہ سے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ دشمن کو بھی شہر کی اس کمزور حالت کا علم تھا۔ چنانچہ اس نے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش اس رنگ میں شروع کی۔ کہ لشکر کفار کے جرنیل ابو سفیان نے بنو نضیر قبیلہ کے سردار حیی بن اخطب (جو مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا) کو خفیہ طریق سے ہدایت دیکر بھیجا۔ کہ وہ رات کی تاریکی میں بنو قریظہ کے رئیس کعب بن اسد کو اپنا ہم خیال بنا کر کے ان کے قبیلہ کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور تھوڑی سی ردوکد اور اسلام کی قریبی تباہی کا یقین دلانے کے بعد اس قبیلہ کو بھی مسلمانوں سے غداری کرنے پر رضامند کر لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے حالات معلوم کرنے کا زبردست انتظام کر رکھا تھا۔ حضرت زبیر بن العوام (جو اس ڈیوٹی پر پہلے سے مقرر تھے) جب آپ کو بنی قریظہ کی اس غداری اور دشمنوں سے مل کر خطرناک ساز باز کرنے کا علم دیا۔ تو آپ نے اتمام حجت کے طور پر قبیلہ اوس اور خزرج کے رؤسا حضرت سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کا ایک وفد ان کی طرف روانہ کیا اور تاکید فرمائی۔ کہ اگر معاملہ تشویشناک ہو تو اس کا لوگوں پر اظہار نہ ہونے دیں۔ بلکہ اشارہ اور کنایہ سے کام لیں۔ تاکہ لوگوں میں ہیجان پیدا نہ ہو چنانچہ یہ وفد گیا۔ اور بنو قریظہ اور ان کے رئیس کو پابندی عہد کی طرف توجہ دلائی۔ مگر انہوں نے نہایت متکبرانہ اور مغرورانہ انداز میں تلخ جوابات دیتے ہوئے کہا۔ کہ جاؤ محمد (صلعم) سے ہمارا کوئی معاہدہ نہیں ہے یہ جواب لیکر وفد نے واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان خطرناک حالات کی محتاط طریق سے اطلاع کر دی۔

مسلمانوں کی اس وقت کی حالت کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں۔ جو خدانخواستہ کبھی ایسے حالات سے خود دوچار ہو چکے ہوں۔ خیال کیجئے۔ کہ ایک طرف اندرون شہر میں ایک اچھی خاصی طاقت کا مالک گروہ مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے اور مسلمانوں کے اندرونی نظام کو زیر و زبر کرتے شعائر اللہ کو تباہ کرنے اور ان کے ننگ و ناموس کو برباد کرنے کے خوفناک عزائم لیکر بیرونی دشمن کے اشارہ کا منتظر بیٹھا تھا۔ اور دوسری طرف شہر کے باہر مسلمانوں پر آفت ڈھانے کے کیلئے کفار کا ٹڈی دل لشکر شہر کے چاروں طرف گھیرا ڈالے پڑا تھا۔ ان حالات کی نزاکت کا پورا پورا احساس ہر مسلمان مرد عورت بچے اور بوڑھے کو تھا۔ مگر ان کی ایمانی حالت یہ تھی۔ کہ قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَّتَسْلِيمًا کا ورد اب تک ہر زبان پر یہی جاری تھا۔ کہ اللہ اور اس کے مقدس رسول نے اسی کا ہی وعدہ دیا تھا۔ اور اللہ اور اس کا رسول اپنے وعدہ میں سچے ہیں انکی یہ باتیں انہیں اللہ پر ایمان اور رسول کی فرمانبرداری میں اور بھی پختہ کر رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی بشری کمزوری کے سبب ان کی یہ حالت بھی تھی۔ جس کا نقشہ قرآن مجید نے الفاظ ذیل میں کھینچا ہے۔ فرمایا ہے

إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللّٰهِ الظُّنُونَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝ (احزاب ع ۲) یعنی ذرا یاد تو کرو جبکہ اوپر اور نیچے سے لشکر کفار تم پر امڈ آیا تھا۔ اور اس سے کئی نظریں پتھرا گئی تھیں۔ اور کئی لوگوں کے دل ان کی ہنسلیوں میں مارے غم کے اٹک رہے تھے۔ اور تم میں سے کئی لوگ اپنے خدا کے متعلق رنگا رنگ کے خیالات دوڑا رہے تھے۔ واقعی وہ وقت مومنوں پر امتحان کی نازک ترین گھڑی تھی۔ اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے تھے۔ سخت طور پر ہلائے جانا لیکن ان حالات نے مسلمانوں کو پست ہمت اور سست نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو زیادہ چوکس اور ہوشیار بنا دیا تھا۔ اب ان کا کام پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا تھا۔ انہوں نے کمزور مواقع پر پہرہ کڑا کر دیا۔ اور اندرون شہر میں بھی گلیوں پر پہرہ بٹھا دیا اور عورتوں اور کمزور بچوں کو ایک محفوظ مقام پر جمع کر دیا گیا:۔

ادھر خندق عبور کرنے کی کئی بار کفار نے کوشش کی۔ اور مسلمانوں کو تھکا دینے اور پریشان کرنے کے خیال سے کبھی شہر کے کسی حصہ پر یورش کرتے اور کبھی کسی حصہ پر۔ مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت تھوڑی تھی۔ اس لئے ہر وقت کی دوڑ دھوپ کی وجہ سے وہ بیچارے تھک کر چور ہو چکے تھے۔ صبح سے شام تک یکے بعد دیگرے کبھی ادہر کبھی ادہر غرضیکہ ہر وقت اور ہر سمت کے حملوں کو مسلمان پسپا کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ لیکن ان کے عزم استقلال اور ثبات میں کوئی فرق نہ آیا تھا ایک دن کفار نے پوری تیاری کے بعد صبح ہوتے ہی خندق عبور کرنے کے ارادہ سے زبردست ہلہ بول دیا۔ تیروں کی خطرناک بوچھاڑ میں انہوں نے کئی دفعہ خندق عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہر دفعہ منہ کی کھائی۔ اس حملہ میں خالد بن ولید رض اور عمرو بن العاص جیسے نامور بہادر بھی پورے زور شور سے حصہ لے رہے تھے۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ بھی خطرہ میں پڑ گیا۔ لیکن مسلمانوں کے بہادرانہ مقابلہ اور تیروں کی بارش نے کفار کے ہر حملے کو ناکام بنا دیا۔ یہ حالت سارا دن جاری رہی۔ اور شام ہوتے ہی لشکر کفار کے حملوں کا زور دھیما پڑ گیا۔

اس روز کفار نے مسلمانوں کو لڑائی میں اس قدر مشغول رکھا کہ انہیں نماز ظہر و عصر مغرب کے ساتھ جمع کرکے پڑھنی پڑیں۔ (اس وقت تک صلوٰۃ خوف کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ (باقی دارد)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

مشرقی پنجاب کی صورت حالات

شملہ ۴ ستمبر مشرقی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ امرتسر شہر اور دیہات میں حالت سدھرتی جا رہی ہے۔ گورداسپور میں ایک مجسٹریٹ پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا۔ ہوشیارپور کے نواحی دیہات میں ابھی تک بدامنی پائی جاتی ہے۔ ضلع لدھیانہ میں حالت سدھرتی جا رہی ہے۔ ضلع لاہور میں ایک گروہ نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے چھ اشخاص کو ہلاک کر دیا۔ ضلع رہتک کے چند علاقوں میں فساد ہو رہا ہے۔ بعض دیہات کو لوٹ لیا گیا ہے۔ اور بعض کو نذر آتش کر دیا گیا ہے۔ ضلع انبالہ میں ابھی کھچاؤ پایا جاتا ہے۔

سر چندو لال ترویدی گورنر نے ایک بیان میں بتایا کہ مغربی پنجاب سے جو پناہ گزیں مشرقی پنجاب میں آ رہے ہیں انہیں مختلف علاقوں کے خالی شدہ دیہات میں بسایا جائے گا۔ اور کھیتی باڑی کرنے کی اجازت دیدی جائیگی مغربی پنجاب سے غیر مسلم پناہ گزینوں کو نکالنے کے وسیع انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت ہند بھی مشرقی پنجاب کی حکومت کی مدد کر رہی ہے۔

۷۳ گھنٹوں کے بعد گاندھی جی نے برت کھول لیا!

آپ عنقریب پنجاب آنیوالے ہیں

کلکتہ ۴ ستمبر آج رات کے سوا نو بجے گاندھی جی نے اپنا "مرن برت" کھول دیا۔ برت کھولنے سے قبل آپ نے اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس مسٹر حسن شہید سہروردی اور مسٹر گھوش وزیر اعظم مغربی بنگال سے کچھ گفتگو کی۔ آپ کو بتایا گیا کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کلکتہ میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ اس بنا پر آپ نے ۷۳ گھنٹوں کے بعد برت کھول لیا۔ کانگرس مسلم لیگ اور سکھوں کے لیڈروں کی طرف سے ایک مشترکہ تحریر میں یہ وعدہ کیا گیا کہ وہ جیتے جی امن برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے

آپ نے ان لیڈروں کو مخاطب کر کے ایک تقریر کی جس میں آپ نے کہا ہر فرقہ کے لیڈروں کو تہیہ کر لینا چاہئیے کہ چاہے کچھ ہو امن کو بہرحال قائم رکھا جائے گا۔ اگر کلکتہ میں امن قائم ہو گیا۔ تو لازمی طور پر نواکھلی اور پنجاب میں بھی اس کا خوشگوار اثر پڑیگا۔ میں نے برت محض لیڈروں کے وعدوں کی بنا پر نہیں کھولا۔ بلکہ اس اعتماد کی بنا پر کھولا ہے۔ جو مجھے ان لیڈروں کی صدق دلی پر ہے۔ مجھے امید ہے کہ لیڈروں نے جو وعدہ مجھ سے کیا ہے اسے بہرحال وہ پورا کریں گے۔

آپ نے کہا میں جلد سے جلد پنجاب جا کر قیام امن کے سلسلے میں کام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن چند دن ابھی کلکتہ میں ٹھہروں گا۔ تا کہ یہاں کی حالت کے متعلق مجھے پورا پورا اطمینان ہو جائے۔ مجھے یقین ہے ہر جگہ امن قائم ہو سکتا ہے بشرطیکہ لیڈروں کو اپنی ذمہ واری کا پورا احساس ہو۔ اور انہیں معلوم ہو کہ پبلک کی نظر میں کتنے اونچے درجے کے مالک ہیں۔

گاندھی جی کے برت کھولنے کے موقعہ پر اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس مسٹر گھوش وزیر اعظم مغربی بنگال مسٹر راجگوپال اچاریہ گورنر مغربی بنگال مسٹر سرت چندر بوس۔ اور مسٹر حسن شہید سہروردی نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور کلکتہ کے لوگوں کو امن قائم کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ یہ امن ہمیشہ قائم رہیگا۔

مشرقی پنجاب کی حالت پر غور و خوض

وزارت ہند کا اجلاس

دہلی ۴ ستمبر۔ آج ہندوستان کی وزارت کا ایک خاص جلسہ ہوا۔ جس میں وزراء نے پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ پنجاب کی روشنی میں مشرقی اور مغربی پنجاب کی صورت حالات کا جائزہ لیا۔ پنڈت نہرو نے ایک بیان میں کہا میری حکومت اس امر کا خاص طور پر خیال رکھے گی۔ کہ پنجاب میں جس قسم کے واقعات رونما ہوئے۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ان کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ پنڈت نہرو نے پنجاب میں پانچ سو میل کا دورہ کیا۔ کل آپ کا طیارہ ڈیرہ بابا نانک۔ منٹگمری اور فیروزپور کے فسادزدہ علاقوں پر پرواز کرتا رہا۔ سردار بلدیو سنگھ وزیر دفاع حکومت ہند آج لاہور سے امرتسر گئے۔ آپ نے پناہ گزینوں کو لانے اور لے جانے کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ اور اس سلسلے میں حکام سے تبادلہ خیالات کیا۔

حاجیوں کا جہاز

نئی دہلی ۴ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حاجیوں کا جہاز اکبر کی روانگی کی تاریخ بدل دی گئی ہے۔ اب یہ جہاز ۷ دسمبر کو کراچی سے جدہ روانہ ہوگا۔

ضلع گورداسپور جالندھر ڈویژن میں

شملہ ۴ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے ایک بتایا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے فیصلے کے پیش نظر گورداسپور اور امرتسر کے اضلاع کو اب جالندھر ڈویژن میں شامل کر دیا گیا ہے۔

مغربی پنجاب کی صورت حالات

لاہور ۴ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی فرقہ وارانہ حالت کے متعلق مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک مسلح گروہ سے فوجی دستوں کا تصادم ہوا۔ فوج نے اس گروہ سے بہت سے ہتھیار اور گولہ بارود چھین لئے۔

ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں پر چھاپہ مار کر کثیر تعداد میں اسلحہ اور آتشیں مادہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے

لاہور میں لوٹ مار کے سامان کو برآمد کرنے کی

حدود بندی کا فیصلہ دوبارہ کرنیکا مطالبہ

کلکتہ ۴ ستمبر مغربی بنگال کی ایک تحصیل کی کانگرس کمیٹی نے لارڈ ماونٹ بیٹن۔ مسٹر جناح۔ پنڈت نہرو اور سردار پٹیل کو تار ارسال کی ہے۔ جس میں باؤنڈری کمیشن کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ بنگال اور پنجاب کی حدوں کا فیصلہ کرنے کے لئے کانگرس اور مسلم لیگ کو باہمی سمجھوتے سے ردوبدل کر لینا چاہئیے۔ کیونکہ موجودہ تقسیم بہت نامناسب اور فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دینے کا موجب بن رہی ہے۔

ہندوستانی تاجر جاپان میں

ٹوکیو ۴ ستمبر۔ جاپان میں اتحادیوں کے سپریم کمانڈر جنرل میکارتھر نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ چودہ ہندوستانی تاجروں کو جاپان داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ یہ تاجر جاپان سے سوتی کپڑا حاصل کریں گے۔

ہندوستانی اخبار نویسوں کا بیان

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ ہندوستان کے چند اخبار نویس پنجاب کا دورہ کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا۔ بدھ کی رات کو ہندوستان اور پاکستان کے لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی۔ اور ان میں جن فیصلوں کا اعلان کیا گیا۔ اس سے دونوں حصوں کی اقلیتوں میں اعتماد پیدا ہو گیا ہے۔

سرگرمی سے کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کئی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ صوبے میں عام طور پر حالت سدھر رہی ہے اور لوگوں میں اعتماد پیدا ہو رہا ہے۔